قادیانیوں کو دعوت اسلام (قسط:۲)

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ

خصوصیات نبوی اور مرزاغلام احمد قادیانی

اور یہ تو صرف اجمالی عقیدہ تھا کہ ''مرزا غلام احمد قادیانی عین محمد ہیں'' اس لیے انھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام، کام، مقام و منصب، شرف و مرتبہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و کمالات نبوت سبھی کچھ حاصل ہیں جو کچھ پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا اب ''بعثت ثانیہ'' کے طفیل وہ سب کچھ مرزا غلام احمد قادیانی کے پاس ہے۔ آیئے! اب یہ دیکھیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اوران کی جماعت نے بعثت ثانیہ کے پردے میں مرزا غلام احمد قادیانی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات وخصوصیات کس فیاضی سے عطا کیے ہیں۔

عقیدہ(۱) قرآنی عقیدہ یہ ہے کہ آیت **محمد رسول الله والذين معه** کا مصداق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔مگر قادیانی عقیدہ یہ ہے کہ یہ آیت مرزا غلام احمد قادیانی اوران کی جماعت کی تعریف وتوصیف میں نازل ہوئی۔ (تذکرہ طبع دوم،ص:۹۷)

عقیدہ(۲) قرآنی عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انسانیت کا رسول بنا کر بھیجا ہے،مگر قادیانی عقیدہ ہے کہ ''چودھویں صدی سے تمام انسانیت کا رسول مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔'' (تذکرہ،ص:۳۶۰)

مرزا بشیر احمد قادیانی ایم،اے لکھتے ہیں: ''ان سب لوگوں کا (یعنی انبیاء سابقین کا) کام خصوصیات زمانی اور مکانی کی وجہ سے ایک تنگ دائرہ میں محدود تھا،لیکن مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) چونکہ تمام دنیا کی ہدایت کے لیے مبعوث کیا گیا تھا اس لیے اللہ تعالی نے اسے ہرگز نبوت کا خلعت نہیں پہنایا جب تک اس نے نبی کریم کی اتباع میں چل کر آپ کے تمام کمالات کو حاصل نہ کرلیا۔'' (کلمۃ الفصل ص:۱۱۴،از مرزا بشیر احمد)

عقیدہ(۳) قرآنی عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں،اور قادیانی عقیدے کے مطابق اب یہ منصب بروزی طور پر مرزا غلام احمد قادیانی کا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے:

ا۔ ''میں بار بار بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت **و آخرين منهم لما يلحقوا بهم** بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں۔'' (ایک غلطی کا ازالہ،خزائن،ص:۲۱۲،ج:۱۸)

۲۔ ''پس چونکہ میں اسکا رسول، یعنی فرستادہ ہوں، مگر بغیر کسی نئی شریعت اور نئے دعوے اور نئے نام کے، بلکہ اسی نبی کریم خاتم الانبیاء کا نام پاکر اور اسی میں ہو کر اور اسی کا مظہر بن کر آیا ہوں۔''

(نزول المسیح ص:۲،خزائن ص:۳۸۰ تا۳۸۱، ج:۱۸)

۳۔ ''ہلاک ہوگئے وہ جنھوں نے ایک برگزیدہ رسول (مرزا غلام احمد قادیانی) کو قبول نہ کیا، مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا، میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں، بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے، کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔'' (کشتی نوح ص:۵۶،خزائن ص:۶۱، ج:۱۹)

عقیدہ (۴) قرآن کریم کے مطابق صاحب کوثر آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اور قادیانی عقیدہ یہ ہے کہ آیت **انا اعطیناک الکوثر**، مرزا غلام احمد قادیانی کے حق میں ہے۔ (حقیقۃ الوحی ص:۱۰۲،خزائن ص:۱۰۲، ج:۲۲)

عقیدہ (۵) قرآنی عقیدہ ہے کہ صاحب اسراء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، مگر قادیانی عقیدہ ہے کہ صاحب اسراء بھی مرزا غلام احمد قادیانی ہیں کیونکہ آیت ''**سبحٰن الذی اسری بعبدہ**'' ان پر نازل ہوئی ہے۔

(تذکرہ ص:۸۱، طبع دوم، طبع سوم، ص:۷۹)

عقیدہ (۶) قرآنی عقیدہ ہے کہ قاب قوسین کا مقام آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مختص ہے، مگر قادیانی عقیدہ ہے کہ یہ منصب مرزا غلام احمد قادیانی کو حاصل ہے۔ (تذکرہ ص:۱۷۰، طبع دوم، طبع سوم، ص:۳۹۵)

عقیدہ (۷) قرآنی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں، مگر قادیانی عقیدہ ہے کہ ''خدا عرش پر مرزا غلام احمد قادیانی کی تعریف کرتا ہے اور اس پر درود بھیجتا ہے۔''

(تذکرہ ص:۶۵۹، اربعین نمبر۲، ص:۳، ۱۵،خزائن ۳۴۹، ج:۱۷)

عقیدہ (۸) مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود گرامی باعثِ تخلیق کائنات ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود نہ ہوتا تو کائنات وجود میں نہ آتی لیکن قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ کائنات صرف مرزا غلام احمد قادیانی کی خاطر پیدا کی گئی ہے، وہ نہ ہوتے تو نہ آسمان و زمین وجود میں آتے نہ کوئی نبی ولی پیدا ہوتا چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کا الہام ہے۔ لولاک لما خلقت الافلاک یعنی اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمان کو پیدا نہ کرتا۔

(حقیقۃ الوحی ص:۹۹ مندرجہ روحانی خزائن ص:۱۰۲، ج:۲۲)

عقیدہ (۹) اسلامی عقیدہ ہے کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم افضل البشر اور سید الانبیاء ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ تمام انبیاء کرام سے اعلیٰ و ارفع ہے، لیکن قادیانی عقید یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی تمام انبیاء سے افضل ہیں۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کا الہام ہے: ''آسمان سے کئی تخت اترے، پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔''

(حقیقۃ الوحی، ص:۸۹،خزائن، ص:۹۲، ج:۲۲)

اور اسی بناء پر مرزا غلام احمد قادیانی یہ ترانہ گاتا ہے:

''انبیاء گرچہ بودہ اند بسے — من بعرفان نہ کمترم زکسے
آنچہ داد است ہر نبی را جام — داد آں جام رامرا بہ تمام
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین — ہر کہ گوید دروغ ہست لعین''

(نزول مسیح ۹۹، ۱۰۰، خزائن ۴۷۷، ۴۷۸، ج: ۱۷)

(ترجمہ: انبیاء اگر چہ بہت ہوئے ہیں مگر میں عرفان میں کسی سے کم نہیں ہوں، جو جام کہ ہر نبی کو دیا گیا ہے، وہ مجھے پورے کا پورا دے دیا گیا ہے، میں از روئے یقین ان میں سے کسی سے کم نہیں ہوں، جو شخص جھوٹ کہے وہ لعنتی ہے۔) اور اسی بناء پر مرزا غلام احمد قادیانی کا عقیدہ ہے:

عقیدہ (۱۰) اسلامی عقیدہ ہے کہ صاحب مقام محمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور قادیانیوں کے نزدیک مقام محمود مرزا غلام احمد قادیانی کو عطا ہوا ہے، چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کا الہام ہے: **اراد اللّٰہ ان یبعثک مقامامحمودا!۔**

(حقیقۃ الوحی، ص: ۱۰۲، مندرجہ روحانی خزائن ص: ۱۰۵، ج: ۲۲)

عقیدہ (۱۱) مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی پیروی کرتے جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بعد از نزول آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کریں گے اور قادیانیوں کے نزدیک اب یہ مرتبہ مرزا غلام احمد قادیانی کو حاصل ہے۔ ''الفضل'' لکھتا ہے۔ ''حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کے مرتبہ کی نسبت مولانا (محمد احسن امروہوی قادیانی) لکھتے ہیں کہ پہلے انبیاء اولوالعزم میں بھی اس عظمت شان کا کوئی شخص نہیں گزرا۔ حدیث میں تو ہے کہ اگر موسیٰ وعیسیٰ زندہ ہوتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کے بغیر ان کو چارہ نہ ہوتا (حدیث میں حضرت موسیٰ کا نام مذکور ہے حضرت عیسیٰ کا نہیں، کیونکہ وہ تو زندہ ہیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی بھی کریں گے۔ ناقل) مگر میں کہتا ہوں کہ مسیح موعود کے وقت میں بھی موسیٰ وعیسیٰ ہوتے تو مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی ضرور اتباع کرنی پڑتی۔''

(اخبار الفضل ۱۸ / مارچ ۱۹۱۶ء بحوالہ قادیانی مذہب، ص: ۳۲۵)

عقیدہ (۱۲) قرآن کریم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو ''امت کی مائیں'' فرمایا ہے، **وازواجہ امھاتھم** (الاحزاب) لیکن قادیانی مذہب میں یہ لقب مرزا غلام احمد قادیانی کی اہلیہ محترمہ کا ہے۔

عقیدہ (۱۳) مسلمانوں کے نزدیک محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا قرآن معجزہ ہے۔ اور قادیانیوں کے نزدیک مرزا غلام احمد قادیانی کی وحی کے علاوہ ان کی تصنیف اعجاز احمدی، اعجاز المسیح اور خطبہ الہامیہ بھی معجزہ ہے۔ اس تفصیل سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخصوص کمالات میں سے ایک بھی ایسا نہیں جو مرزا غلام احمد

قادیانی اور ان کی جماعت نے مرزا غلام احمد قادیانی پر چسپاں نہ کر دیا ہو۔ کیوں؟ اس لیے کہ مرزا غلام احمد قادیانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بعثت کا مظہر ہونے کی وجہ سے اب چودھویں صدی کے محمد رسول اللہ ہیں۔

عقیدہ (۱۴) یہی وجہ ہے کہ مسلمان تو جب کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں تو ''محمد رسول اللہ'' سے ان کی مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہوتی ہے، لیکن قادیانی جب یہی کلمہ پڑھتے ہیں تو ''محمد رسول اللہ'' سے صرف بعثت اولیٰ کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مراد نہیں ہوتے بلکہ دوسری بعثت قادیانی بعثت کے محمد رسول اللہ یعنی مرزا غلام احمد قادیانی بھی مراد ہوتے ہیں۔ اور یہ الزام نہیں بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی کی بعثت ثانیہ کا منطقی نتیجہ ہے۔ چنانچہ مرزا بشیر احمد قادیانی ایم، اے لکھتا ہے:

''علاوہ اس کے اگر ہم بفرض محال یہ بات مان لیں کہ کلمہ شریف میں نبی کریم کا اسم مبارک اس لیے رکھا گیا ہے کہ آپ آخری نبی ہیں تو تب بھی کوئی حرج واقع نہیں ہوتا اور ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے۔ **صار وجودی وجوده، نیز من فرق بینی وبین المصطفی فما عرفنی ومارای** اور یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا، جیسا کہ آیۃ آخرین منہم سے ظاہر ہے۔

پس مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے، اس لیے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں ہاں! اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔''

(کلمۃ الفصل، ص: ۱۵۸، از مرزا بشیر احمد)

عقیدہ (۱۵) چونکہ مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قادیان میں دوبارہ آنے کے قائل نہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کو محمد رسول اللہ تسلیم نہیں کرتے اس لیے قادیانیوں کے نزدیک وہ قادیانی کلمہ کے منکر ہونے کی وجہ سے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ مرزا بشیر احمد قادیانی لکھتے ہیں:

''اب معاملہ صاف ہے، اگر نبی کریم کا انکار کفر ہے تو مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کا انکار بھی کفر ہونا چاہیے، کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے الگ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ وہی ہے۔ اور اگر مسیح موعود کا منکر کافر نہیں تو نعوذ باللہ نبی کریم کا منکر بھی کافر نہیں کیونکہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ پہلی بعثت میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار ہو مگر دوسری بعثت میں جس میں بقول مسیح موعود آپ کی روحانیت اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے، آپ کا انکار کفر نہ ہو۔''

(کلمۃ الفصل، ص: ۱۴۶، ۱۴۷، از مرزا بشیر احمد)

مکی بعثت پر قادیانی بعثت کی فضیلت

گزشتہ سطور میں آپ پڑھ چکے ہیں کلمہ قادیانی عقیدہ کے مطابق مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کا دوبارہ ظہور قادیاں ضلع گورداسپور میں ہوا۔ اس لیے مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والوں نے ''مسیح موعود محمد است وعین محمد است'' کا نعرہ بڑی شدت سے لگایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اوصاف وکمالات مرزا غلام احمد قادیانی کی طرف منتقل کردیئے۔ اس پر جماعت کے اخبارات ورسائل میں بڑے ہنگامہ خیز مضامین شائع ہوتے رہے۔

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ قادیانیوں کے نزدیک مرزا غلام احمد قادیانی کی بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ والی بعثت سے افضل ہے کیونکہ اس بعثت میں کچھ مزید ایسے خصوصی کمالات وفضائل بھی پائے جاتے ہیں، جو مکہ والی محمدی بعثت میں نہیں تھے۔ اس سلسلہ میں قادیانیوں کے درج ذیل عقائد ملاحظہ کریں:

عقیدہ (۱) تین ہزار اور تین لاکھ کا فرق:

''تین ہزار معجزات ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آئے۔''

(تحفہ گولڑویہ ص:۶۳، خزائن، ص:۱۵۳، ج:۱۷)

''میری تائید میں اس (خدا) نے وہ نشان ظاہر فرمائے ہیں کہ اگر میں ان کو فرداً فرداً شمار کروں تو میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں۔'' (حقیقۃ الوحی، ص:۶۷، روحانی خزائن، ص:۷۰، ج:۲۲)

عقیدہ (۲) ذہنی ارتقاء:

''حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کا انکار بھی کفر ہونا چاہیے کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے الگ کوئی چیز نہیں بلکہ وہی ہے اور اگر مسیح موعود کا منکر کافر نہیں تو نعوذ باللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر بھی کافر نہیں، کیونکہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ پہلی بعثت میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کفر ہو، مگر دوسری بعثت میں جس میں بقول مسیح موعود آپ کی روحانیت اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کفر نہ ہو (اور پھر یہ کس طرح ممکن ہے کہ پہلی بعثت میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب شریعت نبی ہوں، اور دوسری میں صاحب شریعت نہ ہوں۔ ناقل)''

(کلمۃ الفصل، ۱۴۶، ۱۴۷ / مرزا بشیر احمد)

عقیدہ (۳) آگے سے بڑھ کر:

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں　　　اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل　　　غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

(اخبار بدر جلد نمبر ۲ نمبر ۴۳ مورخہ ۲۵ / اکتوبر ۱۹۰۶ء)

قاضی اکمل قادیانی، مرزا غلام احمد قادیانی کا پرجوش مرید تھا، اس نے یہ نظم لکھ کر اور قطعہ کی شکل میں فریم کروا کر مرزا غلام احمد قادیانی کی خدمت میں پیش کی، مرزا غلام احمد قادیانی اس پر بے حد خوش ہوا اور اسے بہت ہی دعائیں دیں،

بعدازاں اسے گھڑلے گئے، غالباًان کی دیوار کی زینت بنی ہوگی، قادیان کے اخبار بدر میں بھی اس کو شائع کیا گیا۔

عقیدہ (۴) استاد، شاگرد:

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معلم ہیں اور مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی، ایک شاگرد، خواہ استاذ کے علوم کا وارث پورے طور پر بھی ہو جائے، یا بعض صورتوں میں بڑھ بھی جائے۔ استاذ بہرحال استاذ رہتا ہے، اور شاگرد شاگرد ہی۔'' (تقریر میاں محمود، مندرجہ الحکم قادیاں ۲۸/اپریل ۱۹۱۴ء)

عقیدہ (۵)

قرآن کریم کی کسی آیت یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی حدیث میں یہ مضمون نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹے جیسا کہا ہو لیکن مرزا غلام احمد قادیانی کو یہ شرف حاصل ہے کہ خدا ان سے فرماتا ہے: **انت منی بمنز لة ولدی انت منی بمنزلة اولادی** ''یعنی تو مجھ سے بمنزلہ میرے بیٹے کے ہے، تو مجھ سے بمنزلہ میری اولاد کے ہے۔''
(تذکرہ صفحہ نمبر ۴۳۶)

عقیدہ (۶)

قرآن کریم کی کسی آیت یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی حدیث میں یہ مضمون بھی نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ''کن فیکون'' کی طاقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائی ہو، لیکن مرزا غلام احمد قادیانی کے بارے میں قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ''کن فیکون'' کے اختیارات ان کو عطا فرمائے ہیں چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کا الہام ہے: ''اے مرزا! تیری شان یہ ہے کہ جب تو کسی چیز کا ارادہ کرے تو تو اس سے کہہ دے کہ ہو جا، پس ہو جائے گی۔ (تذکرہ، ص: ۵۲۵)

عقیدہ (۷)

مرزا غلام احمد قادیانی کو ان کے الہامات میں اور بھی بہت سی صفات عطا کی گئی ہیں، جو اسلامی لٹریچر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب نہیں کی گئیں مثلاً:

تو میرا ''الاعلیٰ'' نام ہے۔ (تذکرہ ص: ۳۳۸)

تو میری مراد ہے۔ (تذکرہ ص ۸۳)

تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں۔ (تذکرہ ص ۴۲۶)

تو بمنزلہ میرے بروز کے ہے۔ (تذکرہ ص ۵۹۶)

تو بمنزلہ میری توحید و تفرید ہے۔ (تذکرہ ص ۳۸۱)

تو بمنزلہ میری روح کے ہے۔ (تذکرہ ص ۷۴۱)

تو بمنزلہ میرے کان کے ہے۔ (تذکرہ ص ۷۴۷)

تو مجھ میں سے ہے اور تیرا بھید میرا بھید ہے۔ (تذکرہ ص ۲۰۷)

ہم نے تجھ کو دنیا دے دی اور تیرے رب کی رحمت کے خزانے دے دیئے۔ (تذکرہ ص ۳۷۶)

دعوت غوروفکر

ا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے دعووں کی بنیاد ''فنافی الرسول'' پر اٹھائی۔ اس سے ترقی کر کے ''ظل و بروز،، کی وادی میں قدم رکھا، ظل و بروز سے آگے بڑھے تو حریم نبوت میں پہنچ گئے اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعویٰ نبوت کا جواز پیدا کرنے کے لیے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بعثت کا نظریہ ایجاد کیا، یوں رفتہ رفتہ وہ بعینہٖ ''محمد رسول اللہ،، بن گئے، قرآن بھی قادیان کے قریب ہی اتر آیا۔ (انا انزلنا قریباً من القادیان، تذکرہ ص:۷۶) اور پھر اس بعثت ثانیہ کے عقیدے سے جو عقائد ابھرے ان کا بہت ہی مختصر سا خاکہ آپ کے سامنے پیش کیا جا چکا ہے، یعنی خاکم بدہن مرزا غلام احمد قادیانی رحمتہ العالمین بھی ہوئے، سید الرسل بھی، باعث تخلیق کائنات بھی، مطاع مطلق بھی، مدار نجات بھی اور بالآخر کلمہ طیبہ میں بھی محمد رسول اللہ سے مرزا غلام احمد قادیانی مراد لیا گیا۔

ادھر مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی بعثت کو روحانیت میں آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے اقوی اور اکمل اور اشد بتایا، اپنے معجزات، آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات سے سوگناہ زیادہ بیان کیے، آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کو ہلال اور اپنے دور کو بدر کامل ٹھہرایا، آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کو ترقیات کی ابتداء اور اپنے دور کو ترقیات روحانی کی انتہا قرار دیا، ان کے مریدان کے سامنے یہ ترانہ گاتے رہے۔

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں اور آگے سے بڑھ کر اپنی شاں میں

اور مرزا غلام احمد قادیانی نے اس جیسے نعروں کی بھی تحسین اور حوصلہ افزائی فرمائی، جس کے نتیجے میں مرزا غلام احمد قادیانی کی جماعت کے بلند افراد نے رہی سہی کسر بھی پوری کر دی، اور آگے بڑھ کر مرزا غلام احمد قادیانی کے ہاتھ پر آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت ہی کرا دی۔

یہ تمام تفصیل......نہایت اختصار کے ساتھ آپ گزشتہ سطور میں پڑھ چکے ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی جماعت نے ایک صدی میں ان عقائد پر جو دفتر تصنیف کیے ہیں یہ چند عقائد اس سمندر کا ایک قطرہ ہیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ ان سطور کو پڑھ کر ہمارے وہ بھائی جو جناب مرزا غلام احمد قادیانی کے رشتہ عقیدت میں منسلک ہیں، ان سے کیا تاثر لیں گے؟ لیکن میں ان کو صرف ایک سوال پر غور کرنے کی دعوت دوں گا کہ کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی کی آمد سے پہلے تک تیرہ صدیوں کے مسلمانوں کے یہی عقائد تھے جو مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی جماعت کے اکابر کے حوالے سے میں اوپر درج کر چکا ہوں۔ بہت موٹی سی بات ہے جس کے سمجھنے کے لیے دقیق فہم و فکر کی ضرورت نہیں کہ کیا ابوبکر و عمر و عثمان و علی (رضوان اللہ علیہم) بھی یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ

قادیاں میں مبعوث ہوں گے؟ کیا ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ میں سے کسی سے یہ عقیدہ منقول ہے؟ کیا تابعین اور ائمہ دین میں سے کوئی اس کا قائل تھا؟ جیسا کہ اوپر عرض کر چکا ہوں خود مرزا غلام احمد قادیانی کی جماعت کے ترجمان ''الفضل'' کا اقرار ہے کہ ''مرزا غلام احمد قادیانی سے پہلے کسی مسلمان نے یہ نظریہ کبھی پیش نہیں کیا۔،، اور واقعہ بھی یہی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی سے پہلے کوئی صحابی، تابعی، کوئی امام مجدد اس عقیدہ سے آشنا نہیں تھا۔ اور پھر اس عقیدے سے جو عقائد پیدا ہوئے ان کے بارے میں بھی آپ سن چکے ہیں کہ امت میں کوئی شخص ان کا قائل نہیں تھا۔

ہمارے بھائی اگر صرف اسی سوال پر عقل وانصاف سے غور کریں تو انھیں یہ احساس ہوگا کہ مرزا غلام احمد قادیانی ان عقائد کو اپنا کر ''سبیل المومنین'' پر قائم نہیں ہے ادھر قرآن کریم کا اعلان ہے کہ ''جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرے اور سبیل المومنین کو چھوڑ کر کسی اور راستے پر چل نکلے تو دنیا میں وہ جو کچھ کرتا ہے ہم اسے کرنے دیں گے، اور اسے جہنم میں داخل کریں گے۔،، اس لیے مرزا غلام احمد قادیانی کے تمام عقیدت مندوں سے گزارش کروں گا کہ اگر انھوں نے واقعی اللہ ورسول کی رضامندی کی خاطر مرزا غلام احمد قادیانی کا دامن پکڑا ہے جیسا کہ ان کا دعویٰ ہے تو مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد ونظریات معلوم ہوجانے کے بعد ان پر یہ بات واضح ہوگئی ہوگی کہ انھوں نے اللہ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضامندی کے لیے جو راستہ اختیار کیا ہے۔ وہ کعبہ کو نہیں بلکہ کسی اور ہی طرف کو جاتا ہے وہ ''سبیل المومنین'' (اہل ایمان کا راستہ) نہیں، بلکہ یہ اہل ایمان کے راستے سے الٹی سمت کو جاتا ہے۔

2۔ دوسری بات جس پر ہمارے بھائیوں کو غور کرنا چاہیے یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ عقیدہ کہ وہ عین محمد ہیں۔ عقل ودانش کی میزان میں کیا وزن رکھتا ہے؟

اگر مرزا غلام احمد قادیانی عین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے تو سوال ہوگا کہ:

۱۔ مرزا غلام مرتضیٰ کے نطفہ سے کون پیدا ہوگا؟

۲۔ چراغ بی بی کے پیٹ میں کون تھا؟

۳۔ جنت بی بی کس کے ساتھ جڑواں پیدا ہوئی؟

۴۔ بچپن میں چڑیوں کا شکار کون کرتا تھا؟

۵۔ گل علیشاہ (شیعہ) کی شاگردی کس نے کی تھی؟

۶۔ سیالکوٹ کچہری میں عیسائی گورنمنٹ کا نوکر کون تھا؟

۷۔ عیسائی عدالتوں میں ''مرجاہاجر'' (یعنی مرزا حاضر!) کی آوازیں کس کو دی جاتی تھیں؟

۸۔ عیسائی قانون کی تیاری کس نے کی، اور اس میں فیل کون ہوا؟

۹۔ محترمہ حرمت بی بی کو طلاق کس نے دی؟

۱۰۔ مرزا سلطان احمد اور فضل احمد کو عاق کس نے کیا؟

۱۱۔ محمدی بیگم کا اسیر زلف کون ہوا؟

۱۲۔ اس سے نکاح کی پیشگوئی کس نے کی؟

۱۳۔ اس پیش گوئی کو اپنے صدق و کذب کا معیار کس نے ٹھہرایا؟

۱۴۔ اور پھر اس سے وصل میں ناکام کون مرا؟

۱۵۔ نصرت جہاں بیگم کا شوہر کون تھا؟

۱۶۔ مرزا محمود احمد، مرزا بشیر احمد کا باپ کون تھا؟

اور دوسری طرف اگر مرزا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی ذات کے دو نام ہیں تو

۱۔ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم کا داماد کون تھا؟

۲۔ حضرت عائشہؓ وحفصہؓ کا شوہر کون تھا؟

۳۔ حضرت عثمان اور علی رضی اللہ عنہم کس کے داماد تھے؟

۴۔ حضرت فاطمہ، زینب، رقیہ اور ام کلثوم رضی اللہ عنہما کس کی صاحبزادیاں تھیں؟

۵۔ حسن وحسین رضی اللہ عنہم کس کے نواسے تھے؟

۶۔ بدر وحنین کے معرکے کس نے سر کیے؟

۷۔ شب معراج میں انبیاء کرام علیہم السلام کا امام کون تھا؟

۸۔ قیصر وکسریٰ کی گردنیں کس کے غلاموں کے سامنے جھکیں؟ وغیرہ وغیرہ۔

کیا پہلے سوالوں کے جواب میں ''محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور دوسرے سوالوں کے جواب میں مرزا غلام احمد قادیانی کا نام لے سکتے ہو؟ ''محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں، اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں،، کے ترانے گانے والے ہمارے بھٹکے ہوئے بھائیو! خدا کے لیے ذرا سوچو کہ تم نے ''محمد رسول اللہ'' کو قادیاں میں دوبارہ اتار کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا انصاف کیا؟ اللہ نے عقل وفہم تمہیں بھی عطا فرمائی ہے مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوے میں محمد ہونے کو عقل وخرد کے ترازو میں تولو اور دیکھو! تم نے کس کا تاج کس کے سر پر رکھ دیا ہے؟ کس کی دولت کس کے حوالے کر دی ہے، آخر مکہ مکرمہ کے ''محمد رسول اللہ'' میں معاذ اللہ تمہیں کیا نقص نظر آیا تھا کہ تم نے ان سے بڑھ کر شان والا ''محمد رسول اللہ'' قادیان میں اتار لیا؟

❁ ❁ ❁